السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک شخص نے مسجد بنوائی اوراپنے خاندان کو وصیت کی کہ اس کی قبر مسجد میں بنائی جائے چنانچہ وہ فوت ہوا تو اسے مسجد میں قبلہ کے سامنے دفن کیا گیا اب قبر اور مسجد کے درمیان ایک میٹر کا فاصلہ ہے امید ہے اس مسئلہ میں آپ ہماری راہنمائی فرمایئں گے ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس قبر کو اکھاڑ دینا اور میت کو مسجد سے دور شہر کے قبرستان میں دفن کرنا فرض ہے۔ کیوکہ مسجد میں قبر کی موجودگی شرک کا ذریعہ ہے۔ اور خاص طور پر جب قبر قبلہ کی طرف ہو تو اس کی حرمت اور ذریعہ شرک ہونے میں اور بھی اضافہ ہوجاتا ہے۔ کیونکہ اس طرح صاحب قبر کی عبادت ہوتی ہے۔ اس سلسلہ میں اصول وہ حدیث ہے جسے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالہ سے ذکر کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :

لعنة الله على اليهود والنصارىٰ اتخذوا قبور انبيائهم مساجد

(صحیح البخاری کتاب الجنائز باب مایکرہ من اتخاذ المساجد علی القبور ح : 1330 صحیح مسلم کتاب المساجد باب النھی عن بناء المسجد۔۔۔ ح : 529 وسنن نسائی رقم : 704 واحمد فی المسند 5/604 وموطا امام مالک کتاب نصر الصلاۃ فی السفر رقم : 85)

''یہود ونصاریٰ پر اللہ کی لعنت ہو۔ کہ انہوں نے اپنے نبیوں ؑ کی قبروں کو مسجدیں بنالیا تھا۔ ایک دوسری حدیث میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا :

لا تجلسوا على القبور ولا تصلوا اليها (صحیح مسلم)

''قبروں پر نہ بیٹھو نہ ان کی طرف منہ کرکے نماز پڑھو۔''

صحیح مسلم میں یہ حدیث بھی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا :

الا وان من كان قبلكم كانوا يتخذون قبور انبيائهم وصالحيهم مساجد الا فلا تتخذوا القبور مساجد فاني انهاكم عن ذلك

(صحیح مسلم کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ باب النھی عن بناء المسجد علی القبور۔۔ ح : 532)

لوگو! آگاہ رہو کہ تم سے پہلے لوگ اپنے نبیوں اور ولیوں کی قبروں پر مسجدیں بنالیتے تھے لہذا تم ایسا نہ کرنا، قبروں پر مسجدیں نہ بنانا، میں تم کو اس سے منع کرتا ہوں۔''

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی بن باز رحمہ اللہ

جلددوم